29
January 2026

معاف کرنے کے فضائل

(For Islamic Brothers)

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنْ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ الله وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ الله

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یادَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہوجائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرْف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سوسکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

بَحر وبَر کے بادشاہ، دوعالَم کے شَہَنشاہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ حقیقت بُنیاد ہے:

مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللهَ فِيهِ، وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُم

جو لوگ کسی ایسی مجلس میں بیٹھتے ہیں، جس میں نہ تو وہ اللہ پاک کا ذِکر کرتے ہیں اور نہ ہی اپنے نبی (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرودِ پاک پڑھتے ہیں، تو (قیامت کے دن) وہ مجلس اُن کے لئے باعثِ حسرت ہوگی۔ **پس** اللہ پاک چاہے تو اُنہیں عذاب دے اور چاہے تو بخش

دے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[2] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امیر مُعاوِیہ اور اِبنِ زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا

منقول ہے کہ حضرت عَبْدُ اللہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کی ایک زمین تھی، جس میں آپ کے غلام کام کیا کرتے تھے اور آپ کی زمین سے مُتَّصِل (مُت۔تَ۔صِلْ۔ یعنی بالکل قریب) حضرت امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی زمین تھی جہاں اُن کے غلام کام کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا ایک غلام، حضرت عبدُ اللہ بن زُبَیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کی زمین میں زبردستی گُھس آیا تو آپ نے ایک خط (Letter) حضرت امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ

1 ... ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی القوم یجلسون ولا یذکرون اللہ، ۵/۲۴۷، حدیث: ۳۳۹۱

2 ... جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284

عَنْہُ کی طرف لکھا، جس میں یہ تحریر کیا: آپ کا غلام میری زمین میں گُھس آیا ہے، اُسے منع کیجئے۔ وَالسَّلَام۔ حضرت امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے خط پڑھ کر ایک صَفْحہ لیا اور خط کا جواب یوں لکھا: اے حوارِیِ رسول (رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وفادار ساتھی) کے صاحبزادے! غلام نے جو کیا مجھے اِس کا اَفسوس ہے اور دُنیا کی میرے نزدیک کوئی قدر و قیمت نہیں۔ میں اپنی زمین آپ کو دیتا ہوں، لہٰذا آپ اُسے اپنی زمین میں شامل کر لیجئے اور اُس میں موجود غلام اور اَموال بھی آپ کے ہوئے۔ وَالسَّلَام" یہ خط جب حضرت عبدُ اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کے پاس پہنچا تو آپ نے اِس کے جواب میں لکھا: "میں نے امیرُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا خط پڑھا ہے، اللہ پاک اُن کی عُمر لمبی کرے!، اُن جیسی شَخْصِیَّت جب تک قُرَیْش میں موجود ہے، قُرَیْش کی رائے بیکار نہیں ہو سکتی۔" یہ خط جب حضرت امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس پہنچا تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: **"جو مُعاف کرتا ہے، وہ سَرداری کرتا ہے، جو بُرْدْ باری کرتا ہے، وہ عظیم ہوتا ہے اور جو دَرْگُزر کرتا ہے، لوگوں کے دِل اُس کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔"** (دین و دنیا کی انوکھی باتیں، ص446 ملتقطاً و ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا! اللہ والے کس قدر عمدہ خوبیوں کے مالِک ہوتے ہیں! جن کی شَخْصِیَّت میں عاجِزی و اِنکساری، دنیا سے بے رَغبتی، سخاوت، اِیثار، بُردباری اور عفو و دَرگُزر کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بَھرا ہُوا ہوتا ہے۔ یہ حضرات صرف دعووں اور نعروں کی حد تک ہی محدود نہیں ہوتے بلکہ اسلام اِن کی رگ وپے میں رَچ بس چکا ہوتا ہے، یہ حضرات اپنی ذات کے لئے کبھی بھی کسی سے بدلہ نہیں لیا کرتے، بالفرض اگر کوئی اِن کے ساتھ سختی سے پیش آتا بھی ہے تو یہ اللہ والے آپے سے باہر ہونے کے بجائے اپنے مدِّ مقابل کے ساتھ بھی شفقت و مہربانی

والا سُلوک ہی فرماتے ہیں،یہی وجہ ہے کہ آج پوری دنیا میں اِن کی شان و عظمت کے چرچے ہورہے ہیں،جب اِن عظیم ہستیوں کا ذِکرِ خَیر ہوتا ہے تو زبانوں پر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ یا رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ جاری ہوجاتا ہے۔اے کاش!اِن عظیم ہستیوں کے صَدقے میں ربِّ کریم ہمیں بھی مسلمانوں کو مُعاف کرنے اور مُعاف کرکے اِس کا ثواب حاصل کرنے کی سعادت پانے کا جذبہ نصیب فرمائے۔یادرہے!غُصّے کو پی جانا اور لوگوں سے دَرگُزر کرنا ایسا بہترین عمل ہے کہ جو خوش نصیب مسلمان یہ عمل بجالاتا ہے اُس کا شُمار رَبِّ کریم کے پسندیدہ بندوں میں ہوتا ہے،چنانچہ

پارہ4 سورۂ اٰلِ عِمران کی آیت نمبر134 میں خُدائے حنّان ومنّان کا فرمانِ باقرینہ ہے:

وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَۚ(۱۳۴) (پ4، آل عمران:134)

تَرجَمۂ کنزالعرفان: اور غُصّہ پینے والے اور لوگوں سے دَرگُزر کرنے والے ہیں اور اللہ نیک لوگوں سے محبت فرماتا ہے۔

اِسی طرح پارہ18 سُورۂ نُور کی آیت نمبر22 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ لْیَعْفُوْا وَ لْیَصْفَحُوْاؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(۲۲) (پ18، النور:22)

تَرجَمۂ کنزالعرفان: اور انہیں چاہیے کہ مُعاف کردیں اور دَرگُزریں، کیاتم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہاری بخشش فرمادے اور اللہ بخشنے والامہربان ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا!لوگوں کی غلطیوں سے درگزر کرنا ربِّ کریم کو بہت پسند ہے۔یادرہے!شیطان اِنسان کا اَزَلی دشمن ہے،اُسے ہرگز یہ گوارا نہیں کہ مسلمان آپس میں مُتَّحِد رہیں، ایک دوسرے کی خیرخواہی کریں،ایک دوسرے کی عزّت وناموس کے مُحافِظ

بنیں، ایک دوسرے کی غَلَطیوں کو نظر انداز کریں،اپنے اندر برداشت کا مادہ پیدا کریں،اپنے حُقوق مُعاف کردیا کریں، دوسرے کے حُقوق کالحاظ رکھیں،ایک دوسرے کے ساتھ تعاوُن کریں وغیرہ،کیونکہ اگر ایسا ہوگیا تو مُعاشَرہ اَمْن کا گہوارہ بن جائے گا اور شیطان ناکام ونامراد ہوجائے گا۔اِس لئے وہ مسلمانوں کو مُعاف کرنے اور غُصّے پر قابو پانے نہیں دیتا،لہٰذا شیطان کی مُخالَفت کرتے ہوئے اُس کے وار کو ناکام بنادیجئے اور دَرگُزر کرنا اِختیار کیجئے۔یاد رہے!کسی مسلمان سے غَلَطی ہوجانے پر اُسے معاف کرنا اگرچہ نفس پر نہایت دشوار ہے،لیکن اگر ہم عَفْوودَرگُزر کے فضائل کو پیشِ نظر رکھیں گے تو اللہ پاک کی طرف سے اِنعام واِکرام کے حقدار قرار پائیں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ

آیئے!اِس بارے میں 3 احادیثِ مُبارَکہ سُنئے اور **لوگوں کو معاف** کرنے کا جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کیجئے۔

لوگوں سے درگزر کرنے کی فضیلت

(1)پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تین(3) باتیں جس شخص میں ہوں گی اللہ کریم (قِیامت کے دن)اُس کا حساب بَہُت آسان طریقے سے لے گا اور اُس کو اپنی رَحمت سے جنّت میں داخِل فرمائے گا۔صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرْض کی:یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!وہ کون سی باتیں ہیں؟فرمایا:(1)جو تمہیں مَحروم کرے تم اُسے عطا کرو،(2)جو تم سے تَعَلُّق توڑے تم اُس سے تَعَلُّق جوڑو اور(3)جو تم پر ظُلم کرے تم اُس کو مُعاف کردو۔(معجم اوسط،۱۸/۴،حدیث:۵۰۶۴)

(2)فرمایا:قِیامت کے روز اِعلان کیا جائے گا:جس کا اَجر اللہ پاک کے ذِمّہ کرم پر ہے، وہ اُٹھے اور جنَّت میں داخِل ہوجائے۔پوچھا جائے گا:کس کے لیے اَجر ہے؟اِعلان کرنے والا

کہے گا: اُن لوگوں کے لیے جو مُعاف کرنے والے ہیں۔ تو ہزاروں آدَمی کھڑے ہوں گے اور بِلا حساب جنَّت میں داخِل ہو جائیں گے۔ (معجم اوسط، ۱/۵۴۲، حدیث: ۱۹۹۸)

(3) فرمایا: جو کسی مسلمان کی غَلَطی کو مُعاف کرے گا قِیامت کے دن اللہ پاک اُس کی غَلَطی کو مُعاف فرمائے گا۔ (ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب الاقالۃ، ۳/۳۶، حدیث: ۲۱۹۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ لوگوں کو مُعاف کرنا کس قدر بہترین عمل ہے جس کی دُنیا میں تو بَرَکتیں نصیب ہوتی ہی ہیں مگر آخرت میں بھی اِنْ شَآءَ اللہ اِس کی بَرَکت سے جنّت کی خوشخبری سے نوازا جائے گا۔ کتنے خوش قسمت ہیں وہ مسلمان جو طاقت و قدرت کے باوجود بھی لوگوں کی خطاؤں کو اپنی نفسانی ضِد کا مَسْئَلَہ نہیں بناتے بلکہ مُعاف کرکے ثواب کا خزانہ پاتے ہیں۔ مگر افسوس! آج اگر ہمیں کوئی معمولی سی تکلیف بھی پہنچادے، یا ذرا سی بد اَخلاقی کا مظاہرہ کرے تو ہم عَفْو و دَرْ گُزر کا دامن ہاتھوں سے چھوڑ دیتے ہیں، اُس کے دُشمن بن جاتے اور مختلف طریقوں سے اُس سے بدلہ لینے کی کوشش کرتے ہیں، حالانکہ اگر ہم رحمتِ کونین، نانائے حَسَنَیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پاکیزہ سیرت کا مطالَعہ کریں تو ہم پر روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائے گا کہ حضور عَلَیْہِ السَّلَام بُرائی کا بدلہ بُرائی سے نہیں دیتے تھے بلکہ مُعاف فرمادیا کرتے تھے، چنانچہ

شانِ مُصطفٰے

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نہ تو عادۃً بُری باتیں کرتے تھے اور نہ تَکَلُّفاً، نہ بازاروں میں شور کرنے والے تھے اور نہ ہی بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دیتے تھے بلکہ حضور مُعاف کرتے اور دَرگُزر فرمایا کرتے تھے۔ (ترمذی، ۳/۴۰۹،

حدیث:۲۰۳۳)

جس کی شاندار مثال فتحِ مکّہ کا واقعہ ہے کہ مکّہ فتح ہونے سے پہلے جن دشمنانِ اسلام کی طرف سے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر زمین تنگ کردی گئی تھی، طرح طرح کی دَرْدناک تکلیفیں دی گئی تھیں، مکّہ فتح ہونے اور مسلمانوں کو غَلَبہ حاصِل ہونے کے بعد دیگر قیدیوں کے ساتھ ساتھ تکلیفیں دینے والے اُن خونخوار درندوں کو بھی گرفتار کرکے بارگاہِ مُصْطَفٰے میں حاضِر کِیا گیا تھا، اگر اُس موقع پر کوئی اور دُنیوی حاکم ہوتا تو شاید اُن کے لئے سخت سے سخت سزائیں تجویز کرتا، مگر قربان جائیے! نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُنہیں بھی مُعافی سے سرفراز فرمایا، چنانچہ

فتحِ مکّہ کے دن عام مُعافی کا اِعلان

۸ سنہ ھ میں جب مکّہ فتح ہوا تو تاجدارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شہنشاہِ اِسلام کی حَیْثیت سے حرمِ الٰہی میں سب سے پہلا دربارِ عام مُنْعَقِد فرمایا، جس میں اَفْواجِ اِسلام کے علاوہ ہزاروں دُشمنانِ اسلام کا ایک زبردست ہُجوم تھا۔ اِس شہنشاہی خُطبے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صِرْف اَہْلِ مکّہ ہی سے نہیں بلکہ تمام لوگوں سے خطابِ عام فرمایا۔ خُطبے کے بعد شہنشاہِ کونَیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِس ہزاروں کے مَجْمَع میں ایک گہری نگاہ ڈالی تو دیکھا کہ سردارانِ قُرَیش سَر جُھکائے، نگاہیں نیچی کئے ہوئے، لَرزاں و تَرساں کھڑے ہوئے ہیں۔ اُن ظالموں اور جَفاکاروں میں وہ لوگ بھی تھے، جنہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے راستوں میں کانٹے بچھائے تھے۔ وہ لوگ بھی تھے جو بارہا آپ پر پتّھروں کی بارش کرچکے تھے۔ وہ خُونْخوار بھی تھے جنہوں نے بار بار آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر قاتِلانہ حملے کئے تھے۔ وہ بے رحم و بے دَرْد بھی تھے، جنہوں نے آپ کے دَنْدانِ مُبارَک (کے کچھ حصّے) کو شہید اور آپ

کے چہرۂ اَنور کو لہولہان کر ڈالا تھا۔ وہ اَوباش بھی تھے جو برسہابرس تک اپنی بُہتان تراشیوں اور شرمناک گالیوں سے آپ کے قَلْبِ مُبَارَک کو زَخمی کر چکے تھے۔ وہ سَفّاک و دَرِندہ صِفَت بھی تھے، جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے گلے میں چادر کا پھندا ڈال کر آپ کا گلا گھونٹ چکے تھے۔ وہ آپ کے خُون کے پیاسے بھی تھے، جن کی پیاس خُونِ نُبُوَّت کے سِوا کسی چیز سے بُجھ نہیں سکتی تھی۔ وہ جَفاکار و خُونخوار بھی تھے جن کے جارِحانہ حملوں اور ظالمانہ یَلْغار سے بار بار مدینۂ مُنوَّرہ کے دَر و دِیوار دہل چکے تھے۔ وہ سِتَم گار جنھوں نے شَمْعِ نُبُوَّت کے جاں نثار پروانوں حضرت بلال، حضرت صُہَیب، حضرت عَمّار، حضرت خَبَّاب، حضرت خُبَیْب، حضرت زید بن دَثِنَّہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم اَجْمَعِین وغیرہ کو رَسّیوں سے باندھ کر کوڑے مار مار کر جلتی ہوئی ریتوں پر لِٹایا تھا، کسی کو آگ کے دہکتے ہوئے کوئلوں پر سُلایا تھا، کسی کو چٹائیوں میں لپیٹ لپیٹ کر ناکوں میں دھوئیں دیئے تھے، سینکڑوں بار گلا گھونٹا تھا۔ آج یہ سب کے سب دس (10)، بارہ (12) ہزار مُہاجرین واَنصار کے لشکر کی حِراست میں مُجرِم بنے ہوئے کھڑے کانپ رہے تھے اور اپنے دلوں میں یہ سوچ رہے تھے کہ شاید آج ہماری لاشوں کو کُتّوں سے نُچوا کر ہماری بوٹیاں چِیل کَوّوں کو کِھلا دی جائیں گی اور اَنصار و مُہاجرین کی غَضَب ناک فوجیں ہمارے بچّے بچّے کو خاک و خُون میں مِلا کر ہماری نَسْلوں کو نَیْسْت و نابُود کر ڈالیں گی اور ہماری بستیوں کو تاخْت و تاراج (تباہ وبرباد) کرکے تہس نہس کر ڈالیں گی، اُن مجرموں کے سِینوں میں خوف و دہشت کا طوفان اُٹھ رہا تھا۔ دَہْشَت اور ڈر سے اُن کے بدنوں کی بوٹی بوٹی پھڑک رہی تھی، دل دَھڑک رہے تھے، کلیجے مُنہ میں آ گئے تھے۔ اِسی مایوسی اور نااُمّیدی کی خطرناک فَضا میں ایک دَم شَہَنْشاہِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نگاہِ رحمت اُن کی طرف مُتوَجِّہ ہوئی اور اُن مُجرِموں سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پوچھا کہ بولو! تم کو کچھ معلوم ہے کہ آج میں تم سے

کیا مُعامَلہ کرنے والا ہوں؟ اس دَہشَت اَنگیز اور خوفناک سوال سے مُجرِم حواس باخْتہ ہو کر کانپ اُٹھے، لیکن جَبینِ رحمت کو دیکھ کر سب یَک زبان ہو کر بولے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بڑے کرم والے ہیں۔

سب کی للچائی ہوئی نظریں جَمالِ نُبُوَّت کا منہ تَک رہی تھیں اور سب کے کان شَہَنْشاہِ نُبُوَّت کا فیصلہ کُن جواب سُنْنے کے مُنْتَظِر تھے کہ اک دَم فاتحِ مکّہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے کریمانہ لہجے میں ارشاد فرمایا: لَاتَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ فَاذْهَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَآءُ آج تم پر کوئی اِلزام نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔

بالکل غیر مُتوقع طور پر اچانک یہ فرمانِ رِسالت سُن کر سب مُجرِموں کی آنکھیں فرطِ نَدامت سے اَشکبار ہو گئیں اور اُن کی زبانوں پر جاری ہونے والے لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کے نعروں سے حرمِ کعبہ کے درودِیوار پر ہر طرف اَنْوار کی بارش ہونے لگی۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم انبیا و مُرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، صحابہ و تابعین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن کے ساتھ ساتھ بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سیرت کا مُطالَعہ کریں تو ان کی سیرت سے بھی ہمیں دَرگُزر کے حوالے سے بہت سے مَدَنی پھول ملیں گے، اللہ پاک اپنے اِن مُقَرَّب بندوں کو جہاں دیگر کئی بے مثال خوبیوں سے سَرفراز فرماتا ہے، وہیں یہ خوبی بھی اِن کے کِردار کا حِصَّہ ہوتی ہے کہ یہ حضرات لوگوں سے دَرگُزر فرماتے ہیں اور حُقوقُ العباد کی بجاآوری میں کوتاہی نہیں کرتے، لوگ اِن کے حُقوق دبالیتے ہیں لیکن یہ حضرات لوگوں کے حُقوق کی ادائیگی سے کبھی غافِل نہیں ہوتے، نادان لوگ اِنہیں طرح طرح کی تکلیفیں

[1] ... سیرتِ مصطفی، ص۴۴۳تا۴۴۱ ملخصاً

دیتے ہیں لیکن یہ حضرات اُنہیں اینٹ کا جواب پتّھر سے دینے اور نَفْس کی خاطِر غُصّہ کرنے کے بجائے اُنہیں دعائیں دیتے اور مُعافی سے نواز کر ثواب کا خزانہ لُوٹتے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب اِس بارے میں 3 نصیحت آموز حکایات سُنتے ہیں، چنانچہ

(1) غلام کو آزاد کر دیا!

حضرت امام حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ایک مرتبہ چند مہمانوں کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے ، غلام گرما گرم شوربے کا پیالہ لا رہا تھا کہ اُس کے ہاتھ سے پیالہ گِرا جس کی وجہ سے شوربے کی چھینٹیں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پر بھی آئیں۔ یہ دیکھ کر غلام گھبرایا اور شرمندگی بھرے لہجے میں اُس نے سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 134 کا یہ حِصَّہ تلاوت کیا:

وَالْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِؕ (پ ۴، آل عمران: ۱۳۴)	تَرْجَمَۂ کنزالعرفان: اور غُصَّہ پینے والے اور لوگوں سے دَرگُزر کرنے والے ہیں۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: میں نے مُعاف کیا۔ غلام نے پھر اِسی آیت کا آخری حِصَّہ پڑھا:

وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَۚ(۱۳۴) (پ ۴، آل عمران: ۱۳۴)	تَرْجَمَۂ کنز العرفان: اوراللہ نیک لوگوں سے محبت فرماتا ہے۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: میں نے تجھے اللہ پاک کی رضا کے لئے آزاد کیا۔ (روح البیان، اٰل عمران، ۲/۹۵، تحت الاٰیۃ: ۱۳۴ ملخصاً)

(2) ظلم کرنے والے کو بھی دُعادی

ایک مرتبہ حضرت اِبراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کسی صَحرا کی طرف تشریف لے گئے

تو وہاں آپ کو ایک سِپاہی ملا، اُس نے کہا تم غلام ہو؟ فرمایا: ہاں! اُس نے کہا: بستی کس طرف ہے؟ آپ نے قَبرِستان کی طرف اِشارہ فرمایا۔ سِپاہی نے کہا: میں بستی کے بارے میں پوچھ رہاہوں۔ فرمایا: وہ تو قبرستان ہی ہے۔ یہ سُن کر اُسے غُصّہ آگیا اور اُس نے کوڑا آپ کے سَر پر دے مارا اور زخمی کرکے آپ کو شہر کی طرف لے گیا۔ آپ کے ساتھیوں نے دیکھا تو سِپاہی سے پوچھا: یہ کیا ہوا؟ سِپاہی نے ماجرا بیان کردیا۔ اُنہوں نے سپاہی کو بتایا یہ تو (زمانے کے وَلی) حضرت اِبراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں۔ یہ سُن کر وہ گھوڑے سے اُترا اور آپ کے ہاتھ پاؤں چُومتے ہوئے مَعْذِرَت کرنے لگا۔ آپ سے پوچھا گیا: آپ نے یہ کیوں کہا کہ میں غلام ہوں؟ فرمایا: اُس نے مجھ سے یہ نہیں پوچھا تھا کہ تم کس کے غلام ہو؟ بلکہ صِرف یہ پوچھا کہ تم غلام ہو؟ تو میں نے کہا: ہاں! کیونکہ **میں اپنے ربّ کا غلام** (یعنی بندہ) **ہوں**۔ جب اُس نے میرے سَر پر مارا تو میں نے اللہ پاک سے اُس کے لئے جنّت کا سُوال کیا۔ عَرض کی گئی: اُس نے آپ پر ظُلْم کیا تو آپ نے اُس کے لئے دعا کیوں مانگی؟ فرمایا: مجھے یہ معلوم تھا کہ تکلیف برداشت کرنے پر مجھے ثواب ملے گا لہٰذا میں نے یہ مناسب نہ جانا کہ مجھے تو ثواب ملے اور وہ عذاب میں گرفتار ہوجائے۔ (احیاء العلوم، ۳/۲۱۶ ملخصاً)

(3) معاف کرنا قدرت کے بعد ہی ہوتا ہے!

حضرت مَعْمَر بن راشِد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت قَتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صاحبزادے کو زوردار تھپڑ مارا۔ آپ نے بِلال بن اَبِی بُردَہ سے اُس کے خلاف مدد چاہی لیکن اُس نے کوئی تَوجّہ نہ دی، چنانچہ آپ نے کِسریٰ سے شکایت کی تو اُس نے بِلال بن اَبِی بُردَہ کو لکھا: تم نے ابُوخطاب حضرت قَتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ اِنصاف نہیں کیا۔ چنانچہ بِلال بن اَبِی بُردَہ نے تھپڑ مارنے والے کو بُلایا اور بَصرہ کے

سَر داروں کو بھی بُلایا۔ وہ آپ سے اُس شخص کی سفارش کرنے لگے لیکن آپ نے سِفارِش قَبول نہ کی اور بیٹے سے فرمایا: تم بھی اُسی طرح اِسے تھپڑ مارو جس طرح اِس نے تمہیں مارا تھا اور فرمایا: بیٹا! آستینیں اُوپر کرلو اور ہاتھ بلند کرکے زوردار تھپڑ امارو۔ چنانچہ بیٹے نے آستینیں اُوپر کیں اور تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ بلند کیا تو آپ نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: **ہم نے رِضائے اِلٰہی کے لئے اُسے مُعاف کیا کیونکہ کہا جاتا ہے کہ مُعاف کرنا قُدرت کے بعد ہی ہوتا ہے۔**(اللہ والوں کی باتیں، ۲/ ۵۱۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! جیسے جیسے ہم زمانۂ رسالت سے دُور ہوتے جارہے ہیں ہمارے دلوں سے مسلمانوں کو مُعاف کرنے کا جذبہ تقریباً ختم ہوتا جارہا ہے، حالانکہ ہم بھی تو دن بھر میں کتنی غَلَطیاں کرتے ہوں گے، مسلمانوں کے حُقوق ضائع کرتے ہوں گے، اُن کا دل دکھاتے ہوں گے، اُن کو یا اُن سے تَعَلُّق رکھنے والی چیزوں کو نقصان پہنچاتے ہوں گے، اور لوگ ہمارے مَنْصَب، رُتبہ یا رشتے وغیرہ کا لحاظ کرتے ہوئے ہمیں معاف کردیتے ہوں گے، لیکن افسوس! ہم نے تو مسلمانوں کی غَلَطیوں کو مُعاف کرنا اپنی زندگی کی ڈکشنری سے گویا کسی حرفِ غلط کی طرح مٹا دیا ہے، جبکہ اللہ پاک کے نیک بندوں کے عَفْو و دَرگُزر کا یہ عالَم ہوتا ہے کہ وہ حضرات گالی دینے والے کی بھی مَعْذِرَت قَبول کرکے اُسے مُعافی سے نواز دیا کرتے ہیں، چنانچہ

حضرت امام حَسَن مجتبٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: لَوْاَنَّ رَجُلًا شَتَمَنِیْ فِیْ اُذُنِیْ ھٰذِہٖ، وَاعْتَذَرَ اِلَیَّ فِیْ اُذُنِی الْاُخْرٰی لَقَبِلْتُ عُذْرَہٗ یعنی اگر کوئی میرے ایک کان میں گالی دے اور دوسرے کان میں معافی مانگ لے تو میں ضَرور اُس کی مَعْذِرَت قَبول کروں گا۔(بہجۃ المجالس

وانس المجالس لا بن عبدالبر، ۲/۴۸۶)

اے کاش! مسلمانوں کی غَلَطیوں کو مُعاف کرنے کی یہ پیاری سوچ ہمیں بھی نصیب ہوجائے۔ اگرچہ یہ کام نَفْس پر دُشوار ضرور ہیں مگر جب اِرادے مضبوط ہوں تو مشکل سے مشکل کام بھی انتہائی آسان ہوجاتے ہیں۔ البتہ بسا اوقات کچھ ایسی رکاوٹیں کھڑی ہوجاتی ہیں جو اِنسان کو مُعاف کرنے سے روکے رکھتی ہیں، لہٰذا انسان کو چاہئے کہ وہ اِن رُکاوٹوں کو دُور کرنے کی بھرپور کوشش کرے۔ آیئے! چند رُکاوٹوں کے بارے میں سُنتے ہیں، چنانچہ

پہلی رکاوٹ: تکبر

مُعاف کرنے میں رُکاوٹوں میں سے سب سے بڑی رُکاوٹ غُرور و تَکَبُّر بھی ہے۔ تَکَبُّر کی تعریف یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو دوسروں سے اَفضل سمجھے۔ (المُفرَدات للرّاغب ص۶۹۷) تَکَبُّر میں مُبْتَلا انسان لوگوں کو مُعاف کرنے کو اپنی بے عِزّتی تَصَوُّر کرتا ہے، وہ سمجھتا ہے کہ مُعاف کرنا میرے وَقار کے خلاف ہے، اِس طرح تو میری شان گھٹ جائے گی، لوگ کیا کہیں گے وغیرہ۔ یاد رکھئے! مُعاف کرنے سے ہرگز عزّت میں کمی نہیں آتی بلکہ پہلے سے کئی گنا بڑھ جاتی ہے، چنانچہ

مُعاف کرنے سے عزّت بڑھتی ہے

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: صَدَقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور بندہ کسی کا قُصُور مُعاف کرے تو اللہ پاک اُس (مُعاف کرنے والے) کی عزّت ہی بڑھائے گا اور جو اللہ کریم کے لیے تواضُع (یعنی عاجِزی) کرے، اللہ پاک اسے بُلندی عطا فرمائے گا۔ (مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب استحباب العفو والتواضع، ص ۱۰۷۱، حدیث: ۲۵۸۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا شمار اُن نیک بندوں میں ہوتا ہے جن کے

سُنّتوں بھرے بیانات اور تحریروں کے ذریعے مسلمانوں نے معافی مانگنا، مُعاف کرنا اور حُقوق العباد کی بجاآوری کرنا سیکھا۔ آپ کو سُننے اور دیکھنے والوں نے بارہا سُنا اور دیکھا ہے کہ آپ اپنے تمام حُقوق مُعاف کرچکے ہیں اور دوسروں سے بھی حُقوق مُعاف کر دینے کی عاجزانہ اِلتجائیں کی ہیں۔ یہی انداز آپ کی تحریروں میں بھی دکھائی دیتا ہے، چنانچہ

مَدَنی وصِیّتیں

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"غیبت کی تباہ کاریاں"** کے صَفْحہ نمبر 112 پر تحریر فرماتے ہیں: مجھے جو کوئی گالی دے، بُرا بھلا کہے (غیبتیں کرے)، زخمی کردے یا کسی طرح بھی دل آزاری کا سبب بنے میں اُسے اللہ پاک کے لئے پیشگی مُعاف کرچکا ہوں، مجھے ستانے والوں سے کوئی اِنتِقام نہ لے۔ بِالفرض کوئی مجھے شہید کردے تو میری طرف سے اُسے میرے **حُقُوق** مُعاف ہیں۔ وُرَثاء سے بھی درخواست ہے کہ اُسے اپنا حق مُعاف کردیں (اور مُقدّمہ وغیرہ دائر نہ کریں)۔

اگر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شَفاعَت کے صَدقے محشر میں خُصوصی کرم ہوگیا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے قاتِل یعنی مجھے شہادت کا جام پلانے والے کو بھی جنّت میں لیتا جاؤں گا بشرطیکہ اُس کا خاتِمہ ایمان پر ہوا ہو۔ اگر میری شہادت عمل میں آئے تو اِس کی وجہ سے کسی قسم کے ہنگامے اور **ہڑتالیں** نہ کی جائیں۔ اگر **ہڑتال** (Strike) اِس کا نام ہے کہ لوگوں کا کاروبار زبردستی بند کروایا جائے، دکانوں اور گاڑیوں پر پتھراؤ وغیرہ ہو تو بندوں کی ایسی **حق تلفیوں** کو کوئی بھی مفتیِ اسلام جائز نہیں کہہ سکتا۔ اِس طرح کی **ہڑتال** حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اِس طرح کے جذباتی اِقدامات سے دِین و دنیا کے نقصانات کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ عُموماً ہڑتالی جلد ہی تھک جاتے ہیں اور بالآخِر انتِظامیہ اُن پر قابو پالیتی

ہے۔

ضَروری وضاحت: قتلِ مُسلِم میں شرعاً تین(3) حُقوق ہیں:(1)حَقُّ اللہ(2)حقِّ مقتول(3)حقِّ وُرَثاء۔ مقتول نے اگر زندگی میں پیشگی مُعاف کر دیا ہو تو صِرف اُسی کا حق مُعاف ہو گا،**حقُّ اللہ** سے خُلاصی کیلئے سچّی تَوبہ کرے، **حقِّ ورَثاء** کا تعلُّق صِرف وارِثوں سے ہے وہ چاہیں تو مُعاف کریں، چاہیں تو قِصاص لیں۔ اگر دنیا میں مُعافی یا قِصاص کی ترکیب نہ بنی تو قِیامت کے روز وُرَثا اپنے حق کا مُطالَبہ کر سکتے ہیں۔

تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں سے دست بستہ عاجِزانہ عَرض کرتا ہوں کہ اگر میں نے آپ میں سے کسی کی **غیبت** کی ہو، **تُہمت** دھری ہو،ڈانٹ پلائی ہو، کسی طرح سے **دل آزاری** کی ہو تو مجھے مُعاف مُعاف اور مُعاف فرما دیجئے۔ دنیا کا بڑے سے بڑا حَقُّ الْعَبْد جو تَصَوُّر کیا جا سکتا ہے فَرض کیجئے کہ وہ میں نے آپ کا تَلَف کر دیا ہے،وہ بھی اور چھوٹے سے چھوٹا حق جو ضائع کیا ہو اُسے بھی مُعاف کر دیجئے اور ثوابِ عظیم کے حقدار بنئے۔ہاتھ باندھ کر **اِلتجاء** ہے کہ کم از کم ایک بار دل کی گہرائی کے ساتھ کہہ دیجئے: **"میں نے اللہ پاک کیلئے محمد الیاس عطّارؔ قادِری رَضَوی کو مُعاف کیا۔"**

جس کا مجھ پر قَرض آتا ہو یا میں نے کوئی چیز عارِیتاً لی ہو اور واپس نہ لوٹائی ہو تو وہ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران سے رُجوع کرے، اگر وُصول کرنا نہیں چاہتا تو اللہ کریم کی رضا کیلئے مُعافی کی بھیک سے نواز کر ثوابِ آخِرت کا حقدار بنے۔ جو لوگ میرے مقروض ہیں،اُن کو میں نے اپنے تمام ذاتی قرضے مُعاف کئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کا مُبارَک مہینا جاری و ساری ہے اور عنقریب شبِ

براءَت کی جلوہ گری ہوگی۔شبِ براءَت بے حد اَہم رات ہے،لہٰذا کسی صورت بھی اسے غفلت میں نہیں گزارنا چاہئے کیونکہ اِس رات رَحمتوں کی خوب برسات ہوتی ہے۔اِس مبارَک شب میں اللہ پاک **"بنی کلب"** کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ(یعنی بے شمار لوگوں کو جہنّم سے آزاد فرماتا ہے۔کِتابوں میں لکھا ہے: **"قبیلۂ بنی کلب"** قبائلِ عرب میں سب سے زیادہ بکریاں پالتا تھا۔ (مرقاۃ المفاتیح، ۳/۳۷۵)

آہ! کچھ بدنصیب ایسے بھی ہیں جن پر شبِ براءَت یعنی چھٹکارا پانے کی رات بھی نہ بخشے جانے کی وَعید ہے۔ چنانچہ

حضرت امام بَیْہَقِی شافِعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **"فَضائِلُ الْاَوْقات"** میں نقل کرتے ہیں: رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: 6 آدمیوں کی اس رات بھی بخشش نہیں ہوگی: (1) شراب کا عادی، (2) ماں باپ کا نافرمان، (3) بدکاری کا عادی، (4) (رشتے داروں سے) تَعَلُّق توڑنے والا، (5) تصویر بنانے والا {یادرہے! یہ حکم ڈیجیٹل تصاویر (Digital Pictures) کا نہیں ہے۔ان کا پرنٹ آؤٹ نہیں کیا جاتا بلکہ اس سے مراد جاندار کی وہ تصاویر ہیں جو پرنٹڈ (Printed) ہوں} اور (6) چغل خور۔ (فضائل الاوقات، ۱/۱۳۰، حدیث: ۲۷)

لہٰذا شبِ بَرَاءَت کے آنے سے پہلے بلکہ آج اور ابھی سے ان تمام گناہوں سے سچی توبہ کرلینی چاہئے، اگر بندوں کے حقوق دبائے ہیں تو توبہ کے ساتھ ساتھ ان کی مُعافی تلافی بھی کرنی ہوگی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دوسری رکاوٹ: غُصّہ

پیارے اسلامی بھائیو! معاف کرنے میں ایک رکاوٹ غُصّہ بھی ہے۔غُصّہ ایک ایسا

مُوذِی مَرَض ہے جو انسان کو مُعاف کرنے پر آمادہ ہی نہیں ہونے دیتا، غُصیلا شخص اپنی ضِد پر اَڑا رہتا ہے کہ فُلاں نے میرا بہت دل دکھایا ہے لہٰذا اُسے مُعاف کرنے کا سُوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایسوں کی خدمت میں عَرض ہے کہ غَلَطیاں انسان سے ہی ہوتی ہیں، لہٰذا چھوٹی چھوٹی باتوں پر غُصَّہ کرنا اچھی بات نہیں، مانا کہ فُلاں شخص نے ہمارا بہت دل دکھایا ہو گا لیکن یاد رہے! اگر ہم بدلہ لینے پر قُدرت ہوتے ہوئے بھی اُسے مُعاف کر دیں گے تو اللہ پاک بھی ہمیں مُعاف فرمادے گا۔

آیئے! تَرغِیب کے لئے ایک اِیمان افروز حکایت سنئے اور اپنے اندر سے ناجائز غُصّے کی عادت نکال کر اللہ پاک کی رضا حاصِل کیجئے، چنانچہ

نمک زیادہ ڈالدیا

ایک آدمی کی بیوی نے کھانے میں نمک زیادہ ڈالدیا۔ اُسے غُصّہ تو بہُت آیا مگر یہ سوچتے ہوئے وہ غُصّے کو پی گیا کہ میں بھی تو خطائیں کرتا رہتا ہوں، اگر آج میں نے بیوی کی خطا پر سختی سے گرفت کی تو کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بروزِ قِیامت اللہ پاک بھی میری خطاؤں پر گرفت فرمالے، چُنانچِہ اُس نے دل ہی دل میں اپنی زَوجہ کی خطا مُعاف کر دی۔ اِنتِقال کے بعد اُس کو کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: اللہ کریم نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ اُس نے جواب دیا: گناہوں کی کثرت کے سبب عذاب ہونے ہی والا تھا کہ اللہ پاک نے فرمایا: **میری بندی نے سالن میں نمک زیادہ ڈال دیا تھا اور تم نے اُس کی خطا مُعاف کر دی تھی، جاؤ میں بھی اُس کے صِلے میں تم کو آج مُعاف کرتا ہوں۔** (غصے کا علاج، ص ۱۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تیسری رکاوٹ: عِلْمِ دِین اور اچّھی صحبت سے دوری

پیارے اسلامی بھائیو! معاف کرنے میں ایک رُکاوٹ عِلْمِ دین اور اچھی صحبت سے دُوری بھی ہے۔جو بندہ عِلْمِ دین کی دَولت اور اچّھی صحبت کی بَرَکتوں سے محروم ہوتا ہے عموماً ایسے شخص کو مُعاف کرنے کی سعادت سے محروم کر دینا شیطان کے لئے آسان ہو جاتا ہے۔فی زمانہ عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول ہمارے سامنے کھلی کتاب کی طرح ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰه! اِس ماحول سے وابستہ ہونے کی بَرَکت سے ہمیں یہ دونوں نعمتیں مُیَسَّر آسکتی ہیں۔لٰہذا ہم سب بھی عِلْمِ دین کی دَولت پانے اور اچّھی صُحبت کے فیضان سے مالا مال ہونے کے لئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ رہیں، سُنّتوں بھرے اِجتماعات اور مَدَنی مذاکروں میں پابندی سے شرکت کیجئے، مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے کُتُب و رسائل کا مطالعہ کیجئے،مَدْرَسَۃُ المدینہ بالِغان میں پڑھئے یا پڑھایئے، دَرْس دیجئے یا اِن میں شرکت فرمایئے،نیک اعمال کا رِسالہ پُر کیجئے، قافِلوں میں سفر کیجئے۔اِنْ شَآءَ الله آہستہ آہستہ دل میں مُعاف کرنے اور معافی مانگنے کا جذبہ بیدار ہو ہی جائے گا۔

مدرسۃ المدینہ بالغان

پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی علم دین کا نور تقسیم کرنے، مختلف ذرائع سے علم دین کا فیضان عام کرنے میں مصروف ہے۔ انہی ذرائع میں سے ایک ذریعہ **مدرسۃ المدینہ بالغان بھی** ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دِینی تنظیم دعوتِ اسلامی شعبہ مدرسۃ المدینہ بالغان کے ذریعے قرآنِ کریم سیکھنے کا بہترین موقع فراہم کر رہی ہے۔یہ شعبہ روزانہ کی بنیاد پر ❁ مسجدوں ❁ مارکیٹوں ❁ سکولوں ❁ کالجوں اور دیگر **سینکڑوں مقامات** پر بڑی عمر کے **ہزاروں**

اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو قرآنِ کریم کی تعلیم دیتا ہے۔ اس شعبے کے ذریعے ۞ درست تجوید و قراءَت کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنا سکھایا جاتا ہے۞ فرض عُلُوم بھی بتائے جاتے ہیں۞ سنّتیں اور آداب بھی سکھائے جاتے ہیں ۞ترجمہ و تفسیر سُننے کا بھی موقع ملتا ہے ۞مختلف دعائیں سکھائی جاتی ہیں۞ درس و بیان کا طریقہ۞اور مسائل سکھانے کے ساتھ ساتھ خوفِ خدا و عشقِ رسول کا پیکر بنانے کی کوشش بھی کی جاتی ہے۔

آپ بھی مدرسۃُ المدینہ بالغان میں داخلہ لے لیجیے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دین و دنیا کی بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ آیئے! آپ کی ترغیب کے لیے ایک مدنی بہار سناتا ہوں۔ چنانچہ

نماز کا پابند ہو گیا

ایک اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ دینی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے آوارہ دوستوں کے ساتھ گھومنا اور فضول کام کرتے رہنا میرا معمول تھا۔ ایک دن ایک اسلامی بھائی سے میری ملاقات ہوئی۔ سلام و مصافحے کے بعد دورانِ گفتگو ہی انھوں نے مجھے مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں شرکت کی دعوت پیش کی اور ساتھ اس کے فوائد بھی بیان کئے، میں نے حامی بھر لی اور مدرسۃ المدینہ میں شرکت کرنے لگ گیا۔ الحمد للہ! اس کی برکت سے دینی ماحول سے وابستہ ہو کر نماز کا پابند بن گیا، مگر ابھی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کی پیاری پیاری سنّت عمامہ شریف سجانے کا ذہن نہ بنا تھا۔ بالآخر ایک اسلامی بھائی کے سمجھانے سے عمامہ بھی سجا لیا، عمامہ شریف سجانے پر گھر بھر میں کوئی بھی میری حوصلہ افزائی کرنے والا نہ تھا۔ ایک رات خواب میں سفید لباس پہنے باعمامہ بزرگ کی خواب میں زیارت ہوئی، میں نہیں جانتا تھا کہ یہ کون ہیں، خواب ہی میں کسی نے بتایا کہ یہ امیرِ اہلسنت مولانا محمد الیاس

عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ ہیں، آپ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے میرے سر پر عمامہ سجایا، الحمد للہ ! اس کے بعد میرے دل میں پیر و مرشد کی محبت اور بڑھ گئی۔ دینی ماحول کی برکت سے الحمد للہ ! دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کے ذریعے دین اسلام کی خدمت میں مصروف ہوں۔

یہاں سنّتیں سیکھنے کو ملیں گی | دِلائے گا خوفِ خدا دینی ماحول
تُو آ بے نَمازی، ہے دیتا نمازی | خدا کرم سے بنا دینی ماحول

نیکی ٹائم موبائِل ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! نیک بننے اور نیک اعمال میں اضافے کے لیے دعوتِ اسلامی انڈیا کے ***I.T*** ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائِل ایپلی کیشن جاری کی ہے، جس کا نام ہے: **نیکی ٹائم** (***Neki Time***) یہ ایپلی کیشن اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجیے، اس ایپلی کیشن میں: اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں اور طالب علموں کے لیے الگ، الگ رسائل موجود ہیں ۞ اس کو 4 مختلف زبانوں ۞ انگریزی ۞ اردو ۞ ہندی اور ۞ رومن میں استعمال کیا جا سکتا ہے ۞ اس میں مختلف نیک اَعْمال پر مبنی سُوالات دیئے گئے ہیں ۞ ہر سُوال کے نیچے 30 خانے ہیں، روزانہ اپنی مرضی کا کوئی بھی وقت مقرر کر کے اپنے اَعْمال کا جائزہ لیجیے، اس کے مُطَابق زِندگی گزاریئے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم ! اس کی برکت سے گُنَاہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا ذہن بنے گا، دِل کی پاکیزگی ملے گی اور کردار اُجلا اُجلا، نکھرا نکھرا، خوبصُورت ہو جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

عطیات کی ترغیب

پیارے اسلامی بھائیو! آپ کی اپنی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی انڈیا اس وقت 50 سے

زائد شعبہ جات میں دین کی خدمت کرنے میں مصروف ہے۔اَلحمدُ للہ!❁کئی جامعات و مدارسُ المدینہ (بوائز اینڈ گرلز) قائم ہیں، جن میں حفظ و ناظرہ، عالِم کورس (درسِ نظامی)، مختلف فرائض علوم کورسز کروائے جاتے ہیں❁جامعات و مدارسُ المدینہ (بوائز اینڈ گرلز) میں طلبا کی تعداد ہزاروں میں ہے❁بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو قرآن کریم کی تعلیم دینے کے لیے سینکڑوں مدارس المدینہ بالغان و بالغات قائم کئے جاچکے ہیں جن میں پڑھنے والوں کی تعداد بھی ہزاروں میں ہے❁ غریب نواز آن لائن اکیڈمی کے ذریعے دینی تعلیم دی جارہی ہے❁دینی و شرعی راہنمائی کے لیے **دار الافتاء اہلسنت** قائم کیے گئے ہیں❁ **المدینۃُ العلمیہ** کے ذریعے دینی لٹریچر پر تحقیقی کام انجام دیا جارہا ہے❁دینی لٹریچر کی اشاعت کے لیے اشاعتی ادارہ **مکتبۃُ المدینہ** قائم کیا گیا ہے❁ہند بھر میں دینی کاموں کی دھوم مچانے کے لیے دعوتِ اسلامی کا پُورا تنظیمی سیٹ اپ ہے، ذیلی حلقے سے لے کر ہند مشاورت تک پُورا ایک نظام قائم ہے، شہر شہر، گاؤں گاؤں ذِمّہ داران موجود ہیں❁عاشقانِ رسول کی تربیت کرکے انہیں دینی کاموں کے لیے مختلف شہروں میں بھیجا جاتا ہے، انہیں باقاعدہ تنخواہیں دی جاتی ہیں اور وہ فارِغُ البال (یعنی کمانے سے بے پروا) ہو کر دِین کی خدمت کرتے ہیں❁ میڈیا کے مختلف پلیٹ فارمز پر بھی خدمتِ دین کا سلسلہ جاری ہے❁ سوشل میڈیا (مثلاً، یوٹیوب (*Youtube*)، فیس بک (*Facebook*)، انسٹاگرام (*Instagram*) وغیرہ) کے ذریعے بھی دین کا پیغام پہنچایا جارہا ہے ❁اس کے علاوہ FGN چینل کے ذریعے دینِ اسلام کی خدمت کی جارہی ہے۔

آپ بھی خِدمتِ دین کے اس کام میں اپنا حِصّہ شامِل کیجئے! اپنے عطیات دعوت اسلامی انڈیا کو دیجئے، آپ کے چندے یعنی ڈونیشن کو کسی بھی جائز، دینی، اِصلاحی،

فلاحی، روحانی، خیر خواہی، بھلائی اور آمدنی بڑھانے کے جائز اور محفوظ کاموں میں لگایا جا سکتا ہے تاکہ بڑھتے ہوئے اخراجات کو پورا کیا جا سکے۔

دعوتِ اسلامی کی قیُّوم، سارے جہاں میں مچ جائے دُھوم
اس پہ فِدا ہو بچہ بچہ یااللہ! مری جھولی بھر دے

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شبِ براءَت کے چند نوافِل

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! آخِر میں شبِ براءَت میں پڑھے جانے والے چند نوافِل کے متعلق سُنتے ہیں۔

مغرب کے بعد 6 نوافل

اولیائے کرام رَحمۃُ اللہِ علیہم کے معمولات سے ہے کہ مغرب کے فرض و سُنّت وغیرہ کے بعد 6 رکعت نفل دو دو رکعت کرکے ادا کئے جائیں۔ ❁ پہلی 2 رکعتوں سے پہلے یہ نیت کیجئے: **یااللہ پاک! ان 2 رکعتوں کی برکت سے مجھے درازیٔ عمر بِالخیر عطا فرما** ❁ دوسری 2 رکعتوں سے پہلے یہ نیت فرمایئے: **یااللہ پاک! ان 2 رکعتوں کی برکت سے بلاؤں سے میری حفاظت فرما** ❁ تیسری 2 رَکعتوں کیلئے یہ نیت کیجئے: **یااللہ پاک! ان 2 رَکعتوں کی برکت سے مجھے اپنے سوا کسی کا محتاج نہ کر۔**

ان 6 رَکعتوں میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد جو چاہیں وہ سورتیں پڑھ سکتے ہیں، چاہیں تو ہر رَکعت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد 3 بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھ لیجئے۔ ہر 2 رَکعت کے بعد 21 بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (پوری سورت) یا ایک بار سُوْرَۂ یٰسٓ شریف پڑھئے بلکہ ہو سکے تو

دونوں ہی پڑھ لیجئے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی ایک اسلامی بھائی بلند آواز سے یٰسٓ شریف پڑھیں اور دوسرے خاموشی سے خوب کان لگا کر سنیں ۔ اس میں یہ خیال رہے کہ سننے والا اِس دَوران زَبان سے یٰسٓ شریف بلکہ کچھ بھی نہ پڑھے اور یہ مسئلہ خوب یاد رکھئے کہ جب قرآنِ کریم بلند آواز سے پڑھا جائے تو جو لوگ سننے کیلئے حاضر ہیں اُن پر فرضِ عین ہے کہ چُپ چاپ خوب کان لگا کر سُنیں۔اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! رات شروع ہوتے ہی ثواب کا اَنْبار لگ جائے گا۔ ہر بار یٰسٓ شریف کے بعد **دُعائے نصف شعبان** بھی پڑھئے۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا شعبان المعظم کے فضائل پر مشتمل رسالہ ہے: **آقا (صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کا مہینا**۔ اس رسالے میں **دُعائے نِصْف شعبان** لکھی ہے، وہاں سے دیکھ کر پڑھ لی جائے۔

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے، کاش! شبِ براءت میں بَراءَت (یعنی نجات کا پروانہ) پانے والوں میں ہم گنہگاروں کا بھی شُمار ہو جائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے مُحَبَّت کی اس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مُحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(1)

[1]... تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔

قبرستان کی حاضری کی سنتیں اور آداب

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے 163 مدنی پھول صفحہ نمبر 36 سے قبرستان کی حاضری کی سنتیں اور آداب سنتے ہیں۔ پہلے ایک فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنیئے، فرمایا: میں نے تم کو زیارتِ قُبُور سے منع کیا تھا، اب تم قبروں کی زیارت کرو کہ وہ دُنیا میں بے رغبتی کا سبب ہے اور آخِرت کی یاد دلاتی ہے۔(ابن ماجه، ۲/۲۵۲، حدیث ۱۵۷۱) ☆(وَلِیُّ الله کے مزار شریف یا) کسی بھی مسلمان کی قَبْر کی زیارت کو جانا چاہے تو مُسْتَحَب یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان پر (غیر مکروہ وقت میں) دو(2) رَکْعَت نَفْل پڑھے، ہر رَکْعَت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَه کے بعد ایک(1) بار اٰیَۃُ الْکُرْسِیْ، اور تین(3) بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھے اور اس نَماز کا ثواب صاحبِ قَبْر کو پہنچائے، اللہ پاک اُس فوت شدہ بندے کی قَبْر میں نور پیدا کریگا اور اِس (ثواب پہنچانے والے) شخص کو بَہُت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا۔(فتاوی ہندیه، ۵/۳۵۰) ☆مزار شریف یا قَبْر کی زیارت کے لئے جاتے ہوئے راستے میں فُضُول باتوں میں مشغول نہ ہو۔(ایضاً) ☆قبرِستان میں اس عام راستے سے جائے، جہاں ماضی میں کبھی بھی مسلمانوں کی قبریں نہ تھیں، جوراستہ نیابناہواہو اُس پر نہ چلے۔ "رَدُّالْمُحتار" میں ہے: (قبرِستان میں قبریں پاٹ کر) جو نیاراستہ نکالا گیاہو اُس پر چلنا حرام ہے۔(رَدُّ الْمُحتار، ۱/۲۱۲) بلکہ نئے راستے کاصِرف گمان ہوتب بھی اُس پر چلناناجائزو گناہ ہے۔(دُرِّمُختار، ۳/۱۸۳)

﴿اعلان﴾

قبرستان کی حاضری کے بقیہ مدنی پھول تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

﴾یاددھانی﴿

دو فرامین مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) اللہ پاک ہر شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) ابتداء سے آخر تک آسمان دنیا کی طرف خاص تجلی فرماتا ہے اور فرشتے کو حکم دیتا ہے جو یہ اعلان کرتا ہے، ہے کوئی مانگنے والا؟ میں اسے دوں، ہے کوئی توبہ کرنے والا؟، میں اس کی توبہ قبول کروں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا؟ میں اسے بخش دوں۔[1] (2) جو شخص جمعہ کے دن نمازِ فجر سے پہلے تین بار "أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِی لَآ إِلٰہَ إِلَّا هُوَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ" پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ

1…کنز العمال، 14/80، حدیث: 38293

2…مجمع الزوائد، ج2، ص380، حدیث: 3019، نماز کے احکام، ص422

وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحْمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعْض بُزُرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[4]

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

4...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

1...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2...الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

3...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[1]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ۔۔۔ تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/ ۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول، 29 جنوری 2026ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

قبرستان کی حاضری کے بقیہ مدنی پھول

☆کئی مزاراتِ اولیا پر دیکھا گیا ہے کہ زائرین کی سَہولت کی خاطر مسلمانوں کی قبریں توڑ پھوڑ کر کے فرش بنادیا جاتا ہے، ایسے فرش پر لیٹنا، چلنا، کھڑا ہونا، تِلاوت اور ذِکرو اَذکار کیلئے بیٹھناوغیرہ حرام ہے، دُور ہی سے فاتِحہ پڑھ لیجئے۔☆زیارتِ قبر میّت کے چہرے کے سامنے کھڑے ہو کر ہو اور اس قبر والے کے قدموں کی طرف سے جائے کہ اس کی نگاہ کے سامنے ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ اُسے سر اُٹھا کر دیکھنا پڑے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۵۳۲)☆قبرستان میں اِس طرح کھڑے ہوں کہ قبلے کی طرف پیٹھ اور قبر والوں کے چہروں کی طرف منہ ہو اس کے بعد کہے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحنُ بِالْاَثَر یعنی اے قَبْر والو! تم پر سلام ہو، اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آگئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔ (فتاویٰ ہندیۃ، ۵/ ۳۵۰)☆قَبْر کے اوپر اگر بتّی نہ جلائی جائے اس میں بے ادبی اور بد فالی ہے (اور اس سے میّت کو تکلیف ہوتی ہے) ہاں اگر (حاضِرین کو) خوشبو (پہنچانے) کے لیے (لگانا چاہیں تو) قَبْر کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا مَحبوب (یعنی پسندیدہ) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۴۸۲، ۵۲۵ ملخصًا) ☆قَبْر پر چَراغ یا موم بتّی وغیرہ نہ رکھے کہ یہ آگ ہے، اور قَبْر پر آگ رکھنے سے میّت کو اَذِیَّت (یعنی تکلیف) ہوتی ہے، ہاں! رات میں راہ چلنے والوں کے لیے روشنی مقصود ہو، تو قَبْر کی ایک جانب خالی زمین پر موم بتّی یا چَراغ رکھ سکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

ظلم سے نجات پانے کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق **"ظلم سے نجات پانے کی دعا"** یاد کروائی جائے گی۔وہ دُعا یہ ہے:

(اَللّٰھُمَّ) رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا بِمَاۤ اَنْزَلْتَ وَ اتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۵۳﴾

ترجَمۂ کنزالعرفان: اے ہمارے رب! ہم اس کتاب پر ایمان لائے جو تونے نازل فرمائی اور ہم نے رسول کی اتباع کی پس ہمیں گواہی دینے والوں میں سے لکھ دے۔ **(فیضان دعا، ص251)**

نوٹ: لفظ "اَللّٰھُمَّ" آیت کا حصہ نہیں ہے اس لئے اسے بریکٹ میں لکھا گیا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔[1]

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو تَوبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا ۔(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل

1 ۰۰۰ جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷

کرلوں گا۔(7)نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔(8)کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا(یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔(9)رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں؟(2)پانچوں نمازیں باجماعت ادا کیں؟(3)ہر نماز سے قبل نَماز کی دعوت دی؟(4)رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟(5)ہر نماز کے بعد آیۃُ الکُرسی، تسبیحِ فاطمہ، سُورۃُ الاِخلاص پڑھی؟(6) کنزُالاِیمان سے تین آیات یا صِراطُ الجنان سے دو صفحات ترجمہ اور تفسیر پڑھ یا سُن لئے؟(7) شَجرے کے اَوراد پڑھے؟(8) 313 بار دُرُود شریف پڑھے؟(9) آنکھوں کو گناہوں سے بچایا؟(10)کانوں کو گناہوں سے بچایا؟(11)فضول نظری سے بچتے ہوئے نِگاہیں نیچی رکھیں؟(12) 12 منٹ مکتبۃُ المدینہ کی اصلاحی کتاب پڑھی؟(13)اَذان واِقامت کا جواب دیا؟(14)غُصّے کا عِلاج کیا؟(15)اپنا جائزہ لیا؟(16)اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17) آپ اور جی کہہ کر بات کی؟(18) مَدرسۃُ المدینہ (بالِغان) میں پڑھا یا پڑھایا؟(19)عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے میں گھر پہنچ گئے؟(20)دو گھنٹے دینی کاموں پر صرف کئے؟(21)فجر کے لئے جگایا؟(22)دوسروں کے گھروں میں جھانکنے سے بچے؟(23)گھر درس ہوا؟(24)مسجد درس دیا یا سُنا؟(25)سُنّت کے مطابق لباس پہنا؟(26)زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27)ایک مُشت داڑھی ہے؟(28)گناہ ہونے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29)سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا؟(30)مسلمانوں کو سلام کیا؟(31) کچھ نہ کچھ سنتوں پر عمل کیا؟(32)ظہر کی سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33)تَہَجُّد یا صلوٰۃُ اللَّیل پڑھی؟(34) اوّابین یا اِشراق وچاشت پڑھیں؟(35)عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36) 12 دینی کام میں سے ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37)دوسروں سے مانگ کر چیزیں تو اِستعمال نہیں کی؟(38) جھوٹ، غیبت اور چُغلی سے بچے؟(39)کچھ نہ کچھ وقت "دعوتِ اسلامی کا چینل" دیکھا؟(40)ذاتی دوستی تو نہیں کی؟(41)وقت پر قرض ادا کر دیا؟(42)عاجزی

کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟(43)صفائی اور سلیقہ کا خیال رکھا؟(44)مُسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟(45)تفسیر سننے سنانے کے حلقے میں شرکت کی؟(46)کچھ نہ کچھ جائز کام سے پہلے بِسۡمِ الله پڑھی؟(47) ایریا درس دیا، یا سُنا؟(48)والدین اور پیرو مُرشِد کو اِیصالِ ثواب کیا؟(49)اِسراف سے بچے؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51)تنظیمی طریقہ کار کے مطابق مسئلہ حل کیا؟(52)زبان کے گناہوں سے بچے؟(53)فُضول باتوں سے بچے؟(54) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے سے بچے؟(55)عمامہ شریف باندھا؟(56)ماں باپ کا اَدب کیا؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو12 مرتبہ☆اشارے سے گفتگو12 مرتبہ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو12 مرتبہ

ہفتہ وار 9 نیک اعمال

(57) اِسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اِجتماع میں کسی نہ کسی اسلامی بہن کو گھر سے بھیجا؟(58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھا یا سُنا؟(59) ہفتہ وار اِجتماع میں اوّل تا آخر شرکت ہوئی؟(60) ایک دن راہِ خدا میں دیا؟(61) مریض یا دُکھیارے کی عِیادت یا غمخواری اور کسی کے اِنتقال پر تعزیت کی؟(62) ہفتے میں کسی بھی دن روزہ رکھا؟(63)ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُنا؟(64)علاقائی دورہ کیا؟(65)پہلے آنے والے اور اب نہ آنے والے اِسلامی بھائیوں کو دینی ماحول سے وابستہ کیا؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد